



الناشر

# مكتبة دار السلام

فرع شارع الأمير عبد العزيز بن جلوي

الرياض - تلفون: ٤٠٣٣٩٦٢ فاكس: ٤٠٢١٦٥٩

حقوق الطبع محفوظة  
الطبعة الأولى

٢ مكتبة دار السلام للنشر ، ١٤١٥ هـ .

لهرسه مكتبة الملك فهد الوطنية

ابن باز ، عبدالعزيز بن عبدالله

الفتاوى / ترجمة مكتبة دار السلام .

ص . . . ! سم

ردمك ٦-٣٦-٧٤٠-٩٩٦٠

النص باللغة الاردية

١- الفتاوى ١- مكتبة دار السلام ( مترجم ) ب - العنوان

١٥/١٧٣٦

ديوي ٢٥٩

رقم الإيداع: ١٥/١٧٣٦

ردمك : ٦-٣٦-٧٤٠-٩٩٦٠

١٤١٥ هـ - ١٩٩٥ م

# فتاویٰ

روزمرہ زندگی کے ۲۷۰ سے زائد  
اہم مسائل پر اردو زبان میں فتوے

جزء اول

سماعۃ الشیخ /  
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز

# فہرست فتاویٰ جز اول

صفحہ نمبر

عنوان

عرض ناشر

مقدمہ

۲۲

سماحۃ الشیخ کے مختصر حالات زندگی

۲۶

عقیدہ

۲۶

ہر وہ بات جس کی بجا آوری ضروری سمجھی جائے وہ دین ہی ہوتا ہے

قربانی اور نذریں

۲۷

قبروں پر ذبح کرنا اور اسے وسیلہ بنانا

تصویریں اور مجسمے

۳۰

زینت کے لیے گھروں میں رکھنا

۳۱

گھروں میں تصویریں لٹکانے کا حکم

منتر اور تعویذ

۳۲

منتر اور تعویذوں کا حکم

۳۲

علاج میں فریب کاری اور جنوں سے خدمت لینا

قبروں پر تعمیر

۳۵

تعمیر اور اس پر لکھنا

۳۶

قبر والوں کے نام لکھنا

۳۷

مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر باقی رکھنے کی حکمت

۳۸

اسلام سے بیزار کی قسم

۳۸

نبی اور اولیاء کی قسم

۳۹

غیر مشروع ذکر و اذکار

۴۰

پورا مسلمان کون ہے؟

۴۱

ایسا نوجوان جو اللہ کی عبادت کرتا ہے اور نافرمانی بھی کرتا ہے

- ۲۴۵ عورتوں کے لیے گولائی دار سونے کا زیور پہننے کا جواز
- ۲۴۹ اشارہ سے سلام کرنے کا حکم
- ۲۵۰ تمام صحابہ کا رضی اللہ عنہم ہونا
- ۲۵۰ چاندی کی انگوٹھی پہننا
- ۲۵۱ ہاتھ کی گھڑی پہننا
- ۲۵۱ اہل کتاب اور بت پرست کا ذبیحہ
- ۲۵۲ در آمد شدہ گوشت کا حکم
- ۲۵۳ گناہوں سے توبہ کرنا پھر وہی کام کرنا
- ۲۵۵ خود کشی کرنے والی اور توبہ کر لینے والی کی طرف سے صدقہ کرنا
- ۲۵۷ بچوں کے اعمال کا ثواب
- ۲۵۷ بچے ہوئے کھانے کو ڈرم میں رکھنا
- ۲۵۸ عام استعمال کے سنک میں برتنوں کو بھی دھولینا
- ۲۵۸ پرندوں کو بند رکھنے کا حکم
- ۲۵۹ دوسرے کے خون سے علاج کرانے کا حکم
- ۲۵۹ جسم کے بال دور کرنے کا حکم
- ۲۶۰ الکوحل سے تیار شدہ خوشبو لگانے کا حکم
- ۲۶۰ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا حکم
- ۲۶۱ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امی ہونا
- ۲۶۳ کیا اسعاف بھائی بندی کو واجب بناتا ہے
- ۲۶۴ پریشان کن خواب
- ۲۶۵ ڈراوے خوابوں سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ
- ۲۶۵ کیا رجم کرنے والے کے لیے گناہوں سے پاک ہونا شرط ہے؟
- ۲۶۶ مصیبت زدہ کے ذبیحہ کا جواز اور اس کا صدقہ
- ۲۶۷ دوسرے کا نیشنلٹی کارڈ استعمال کرنا
- ۲۶۸ تصادم کرنے والوں کے درمیان کفارہ تقسیم نہیں ہوگا

ہر وہ بات جس کے لوگ پیروکار ہوں اور اسے عبادت سمجھ کر سرانجام دیں،  
وہ دین ہی ہوتا ہے اگرچہ باطل ہو۔

سوال : مورخہ ۴ صفر ۱۴۰۳ھ کو بروز جمعہ شام کو ٹیلی ویژن پر عالم فطری سے متعلق ایک پروگرام نشر ہوا، جسے پیش کرنے والے ابراہیم الراشد تھے اور یہ پروگرام ہندوستان کے لوگوں سے متعلق تھا۔  
اس نشریہ کی ابتداء میں ابراہیم الراشد نے کہا، ہندوستان کو جو ادیان کا ملک کہا جاتا ہے، تو یہ بات بالکل درست ہے کیونکہ وہاں ہندومت، بدھ مت اور سکھ وغیرہ وغیرہ سب دین پائے جاتے ہیں۔ اب میں آپ سے وضاحت چاہتا ہوں کہ :

☆ آیا ایسے امور کو واقعی دین کا نام دیا جاسکتا ہے، جیسا کہ پروگرام پیش کرنے والے نے ان امور کو ادیان کا نام دیا ہے؟

☆ آیا یہ دین بھی منزل من اللہ ہیں اور رسولوں کے ذریعے لوگوں تک پہنچائے گئے ہیں؟  
اللہ تعالیٰ آپ کو درست مفہوم سمجھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسماعیل - ع - ۱۱ الریاض

جواب : ہر وہ بات جس کے لوگ پیروکار ہوں اور انہیں دین سمجھ کر سرانجام دیں اس پر دین کے لفظ کا اطلاق ہو سکتا ہے خواہ وہ باطل ہو۔ جیسے بدھ مت، اصنام پرستی، یہودیت، ہندومت اور عیسائیت وغیرہ باطل ادیان ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ الکافرون میں فرماتے ہیں :

﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾

تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔ (الکافرون : ۶)

گویا جن باتوں کو اصنام پرست اپنائے ہوئے تھے، انہیں اللہ تعالیٰ نے دین کا نام دیا ہے۔ حالانکہ دین حق تو صرف اسلام ہی ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں :

﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾

دین تو اللہ کے ہاں اسلام ہی ہے۔ (آل عمران : ۱۹)

نیز فرمایا :

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

اور اگر کوئی شخص اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہتا ہے تو وہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ (آل عمران : ۸۵)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾

آج کے دن میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا۔ (المائدہ : ۳)

اور اسلام ماسوائے اللہ کو چھوڑ کر صرف اسی کی عبادت، اس کے اوامر کی اطاعت اور نواہی کے ترک اور اس کی قائم کردہ حدود تک رک جانے کو کہتے ہیں۔ نیز یہ کہ جو کچھ پیدا ہو چکا یا ہونے والا ہے اور اس کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دی ہے اس پر ایمان لایا جائے اور ایمان باطلہ میں کچھ بھی منزل من اللہ نہیں اور نہ ہی ان کی کوئی چیز اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ خود پیدا کردہ باتیں ہیں جو منزل من اللہ نہیں ہیں۔ جبکہ اسلام تمام رسولوں کا دین رہا ہے۔ اختلاف اگر ہوا ہے تو وہ صرف شریعتوں میں ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا﴾

ہم نے تم میں سے ہر ایک (فرقے) کے لیے ایک دستور اور طریقہ مقرر کیا ہے۔ (المائدہ : ۴۸)

ذبح اور نذر

ذبح لغیر اللہ شرک ہے

سوال : میرے خاندان میں اولیائے کرام کی قبروں پر بکری کے ذبح کرنے کو تقرب کا ذریعہ بنانے کا دستور چلا آرہا ہے . . . میں نے انہیں منع کیا لیکن ان میں عناد اور زیادہ بڑھ گیا . . . میں نے انہیں کہا کہ یہ تو اللہ سے شرک ہے۔ وہ کہنے لگے : ” ہم اللہ کی عبادت کو اسی کا حق سمجھتے اور اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اولیاء اللہ کی زیارت کریں یا اپنی دعاؤں میں یوں کہیں کہ اپنے فلاں ولی کے طفیل ہمیں شفا عطا فرما، یا فلاں مصیبت کو دور کر دے تو اس میں گناہ کی کونسی بات ہے . . . ” میں نے انہیں کہا : ” ہمارا دین واسطے کا دین نہیں۔“ تو وہ کہنے لگے ”ہمیں ہمارے حال پر رہنے دو۔“

ایسے لوگوں کے علاج سے متعلق آپ کو ناسا حل بہتر سمجھتے ہیں؟ ان کے مقابلہ میں مجھے کیا کرنا چاہیے اور میں اس بدعت کا کیسے مقابلہ کروں؟ شکریہ!

جواب : کتاب و سنت کے دلائل سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کے لیے قربانی کا تقرب حاصل کرنا، خواہ یہ قربانی اولیاء کے لیے ہو یا جنات کے لیے یا بتوں کے لیے ہو یا کسی بھی دوسری مخلوق کے لیے اللہ کے ساتھ شرک ہے اور ایسے اعمال جاہلیت کے اور مشرکین کے اعمال ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۚ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾

آپ کہہ دیجئے کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔ (الانعام : ۱۶) اور نسک کا معنی قربانی ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیت میں یہ وضاحت فرمائی ہے کہ غیر اللہ کی قربانی اللہ سے ایسے ہی شرک ہے جیسے غیر اللہ کی نماز شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

﴿إِنَّا آعْطَيْنَاكَ الْكُوفَرُ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرْ﴾

(اے محمدؐ) ہم نے آپ کو کوفر عطا فرمائی ہے تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو (الکوفر : ۲۱)

اس سورہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو حکم دیا کہ وہ اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کریں اور اسی کے لیے قربانی کریں۔ بخلاف مشرکین کے کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرتے اور غیر اللہ کے لیے ہی ذبح کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾

اور تمہارے پروردگار نے طے کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ (الاسراء : ۲۳) نیز فرمایا :

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ﴾

اور انہیں حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص عمل کے ساتھ یکسو ہو کر اللہ کی عبادت کریں۔ (البینہ : ۵) اس مضمون کی آیات کثیر ہیں کہ قربانی عبادت ہی ہے۔ لہذا اس میں اللہ تعالیٰ اکیلے کے لیے اخلاص واجب ہے اور صحیح مسلم میں امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ»